سید عطاء المحسن بخاری

حریتِ فکر

افکار کی دنیا میں نظریے یوں بکھرے پڑے ہیں۔ جیسے سمندر میں سیپ۔ موتی کی تلاش میں نکلنے والا سپیوں پر قناعت نہیں کرتا وہ گہرے پانیوں میں غوطہ لگاتا ہے تاکہ مقصود کا گوہر مل جائے اس تلاش و جستجو میں سمندری بلاؤں سے بھی اس کو واسطہ پڑتا ہے وہ ان سے نمٹتا سمٹتا اس لعلِ جہانتاب کی تلاش میں لگا رہتا ہے، حریتِ فکر ایک نعمت ہے مگر کس کے لیئے؟ ہر آدمی کے لئے ہر گز نہیں ہمارے اس زخمی سماج میں اس نعمت الٰہی سے فیضیاب ہونے والے انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں لیکن حادثہ یہ ہے کہ جو لوگ اس نعمت سے نوازے گئے ہیں وہ بھی فکر غیر میں ڈوب جاتے ہیں اپنے افکار کی انہیں خبر تک نہیں ہوتی اور فکرِ اسلامی سے مرصع ہوئے بغیر فکر اغیار میں ڈوب کر ابھرنا محال نہیں تو دشوار ضرور ہے ہر شخص اقبال نہیں اور اقبال بھی سید سلیمان ندوی نہیں اقبال بھی انکے سامنے مؤدب ہیں اور انہیں استاذ الکل کے بڑے نام سے یاد کرتے ہیں۔جس بناء پر انہوں نے سید سلیمان ندوی کو یہ مقام دیا وہ صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی بے پناہ پیروی و محبت ہے۔ حریت فکر کا ناقوس بجانے والے اس تسلسل سے فکر افلاطونی و فکر فرنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ پناہ بخدا وہ بچ ہی تب سکتے ہیں جب وہ اقبال کے ممدوح سید سلیمان ندوی کی طرح دونوں آنکھوں سے بینا ہوں، دنیا کی آنکھ اور دین کی آنکھ بھی۔ پاکستان میں کافر اقلیتوں کا مسئلہ، آزادیٔ فکر اور افکار کی دنیا کی بھینٹ چڑھا ہوا ہے اس مسئلہ پر ہمیں اپنی آراء کا اظہار کرنے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کا طرز عمل دیکھنا بہت ضروری ہے۔

حدیث و تاریخ کے صفحات میں یہ حقیقت موجود ہے کہ حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ کے مشہور زمانہ معاشرتی میثاق میں یہودیوں کے شہری حقوق، عباداتی حقوق اور سماجی حقوق کو تسلیم کیا لیکن یہ حقیقت بھی تو تاریخ و حدیث کے صفحات پر مرتسم ہے اور آج تک کسی کو اسکی نفی کی جرأت نہیں ہوئی کہ جب یہودیوں نے مدینہ طیبہ میں قائم ہونے والی نبوی حکومت میں دراڑیں ڈالنے کی سازشیں شروع کیں تو آقائے رحمت و مودت ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا خالفوا الیہود (الحدیث) یہودیوں کی مخالفت کرو۔ پھر ارشاد ہوا۔

اخرجوا الیہود من جزائر العرب (الحدیث) یہودیوں کو جزائر عرب سے نکال باہر کرو۔

پھر مدینہ طیبہ اور خیبر کے غیر مسلم یہودی عراق و ایران کی طرف تو نظر آتے ہیں مدینہ طیبہ میں صرف وہ یہودی رہ سکے جو مسلمان تھے اور اطاعت گزار تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے قدموں میں اپنے سروں،

اناؤں اور اقتدار کے تکبر و غرور کو ڈھیر کر دیا تھا پھر یہ بات بھی تاریخی حقیقتوں کا تاج پہنے آج تک ہماری حمیت کا منہ چڑا رہی ہے۔ کہ کوفہ، بصرہ، عراق و خراساں اور ایران انہی کافر یہودیوں کی سازشوں کا مرکز بن گئے اور ان علاقوں کے نو مسلموں کو یہودیوں نے غیر اسلامی افکار میں جکڑ کر مسلمانوں کے خلاف وہ سازشیں کیں جن سے انکی کمر ٹوٹ گئی امریکن یہودی آج جس عمل سے پاکستان کو (خدانخواستہ) تاراج کرنا چاہتے ہیں یہی عمل بد انہوں نے ماضی میں بھی آزمایا ہے۔ قرآن نے ان کی اس جبلتِ بد کی نشاندہی کی ہے مگر آزادیٔ افکار کے اس مکروہ دور میں قرآن کون پڑھتا ہے۔

قرآن نے یہودیوں کی اس بدعادت کا ذکر کیا اور کہا ویسعون فی الارض فساداً
(اور (یہودی) زمین میں فتنہ و فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں)

زر، زن، مال، افکار، سیاسی قوت، عالمی قوت، گیمز، عورت کی آزادی، عورت مردوں کے مساوی ہے، حقوقِ نسواں کے حسین ناموں، کاموں اور داموں سے دینی حقیقتوں سے تصادم پیدا کرتے اور ملکی قومی مجبوریوں سے خوب خوب فائدہ اٹھاتے ہی ان حقیقتوں کے باوجود اگر پاکستان میں ان کافر اقلیتوں کو کھلی چھٹی دیدی گئی اور پاکستان کو پروگریسو، ماڈرن ڈیموکریٹک مسلم سٹیٹ بنا دیا گیا تو یہ ملک ناروے تو شاید بن جائے مگر وہ پاکستان جس کا مطلب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے کبھی نہیں بن سکے گا! حکیم غیور، اقبال کہتے ہیں۔

مری نگاہ میں سیاست لا دیں
کنیز اہرمن و دوں نہاد و مردہ ضمیر
ہوئی ہے ترک کلیسا سے حاکمی آزاد
فرنگیوں کی سیاست ہے دیو بے زنجیر

قمر الحسنین

یہ اہل سیاست کا دھرم بھی تو عجب ہے
جب چاہا کہا خطرے میں ہے اسلام
اغراض ہوئیں پوری تو لیڈر نے کہا
دنیا ہے فقط اہل سیاست کا مقام

کہنے کو تو اس ملکِ خداداد کا مذہب
اسلام ہے، اسلام ہے، اسلام ہے، اسلام
نافذ ہے مگر ملک میں افرنگ کی تہذیب
اسلام کا بس نام ہے کچھ اس سے نہیں کام؟